بمبئی ۔ دوشنبہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ مطابق ۷ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء | نمبر ۱

مقدمۃ الجیش

خود ہی چھوڑ دئے

آجکل جو ہماری فوج کے ارنگ سے دو چار شہر زیادہ نکلے ہیں۔ جاہل لوگ اسپر ہنستے ہیں کہ پہلی زمانہ کی اب کسر نکل رہی ہے مگر معاملہ یہ ہے کہ بعض مقامات ہماری بہادر فوج نے خود ہی چھوڑ دئے کیونکہ بعض موقعے ایسے ہی آپڑتے ہیں۔ کہ کبھی یہی بن جاتی ہے۔ اس مثل پر عمل کرنا پڑتا ہے کہ سارا جاتا دیکھئے تو آدھا دیجے بانٹ۔ وجہ یہ کہ چڑھائی اگر کسی ایسے شہر پر ہوتی ہے کہ جسکے چھن جانیسے ہمارا بہت بڑا ہرج ہوجائیگا اسلئے وہ دو ایک مقام ایسے خالی کر دیتی ہے کہ غنیم اپر قبضہ کرلے تب جتنی دیر میں اس مقام کو محفوظ کرلی جائے اسیقدر میں ستی فورس پہنچ جائے اور جگہ نہ دو معاملہ خود خالی کردے

جوش اور ٹھکر بیٹھ گیا

لارڈ کرزن بہادر کے صاحبزادہ جنوبی افریقہ میں بہ تہذیب ڈچمن کے ہاتھوں زخمی ہوگئے اور ایسے سخت زخمی ہوئے کہ لارڈ بہادر کے چھکے چھوٹ گئے۔ اولاد کی ماتنا تو بری ہوتی ہے۔ لارڈ کرزن کو بہت ہی جوش آگیا اور انہوں نے سوچا کہ دولت تو بہتیری کچھ خدا نے دے رکھی ہے۔ مگر یہ گھر کا چراغ اکلوتا بیٹا ہے جب ہی نہ رہا تو دنیا اندھیر ہے۔ اسلئے لارڈ صاحب دنیا تمام کا سرن پردھا ہے کہ جنوبی افریقہ میں جانیکا ارادہ کرلیا مگر پھر رہگئے۔ شاید یہ خیال کہ لارڈ رابرٹس بہادر اپنے فرزند ارجمند کا بدلہ لینے گئے تھے۔ وحشی ڈچون کو مارکوٹ کر بلکہ ادھکا بہرتا بناکے بیچاری دلہن چلا آئی مگر ان وحشیوں کی شرارت میں ذرا بھی فرق نہ آیا پھر بھلا تم جاکے کیا بناؤ گی۔ انکے یار دوستوں نے بھی سمجھایا ہوگا

پہ چلتا پھرتا نظر آیا

لیجئے حضرت سنہ ۱۹۰۰ نے تمام زمانے میں شورش مچا رکھی تھی۔ تمام دنیا کو بیچین کر رکھا تھا۔ اس موذی کی شرارت کا کیا ٹھکانا ہے۔ پہلے تو کچھ سرحدی جھگڑون کر ادھیڑنکی دکھاری۔ مگر جب یہ ڈھب پر نہ چڑھے۔ تو وحشی ڈچون کو ادھکا دیا۔ وہ ظالم ہماری ہمدرد گورنمنٹ کی ہی جان کو آگئے۔ غرض اس موذی نے کیا کیا بیہودہ حرکتیں نہ کیں۔ چین بیچارے کو عمر بھر کے لئے بیچین کر دیا۔ گو کہ یہ بات مشہور ہے کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے۔ چنانچہ ۱۲ مہینے تک اسنے خوب پانسہ بنایا مگر آخر کبتک اسکی چھری تیز رہتی ۶ مونا میوہ نشان کیسے کیسے پھر بھلا اسکی حقیقت کیا تھی آخر زمانہ نے اسکو بھی چلتا بنا دیا اور اسکی جگہ سنہ ۱۹۰۱ کو قایم مقام کر دیا۔ دیکھئے یہ کیا رنگ لاتا ہے

پیغمبر کا پیغمبر

سنہ ۱۹۰۰ء میں بذات خاص کئی پیغمبر ہو چکے ہیں۔ گو خدا کی رسالت یا توحید خانہ میں ختم ہو گئی اور یا یار لوگوں کے قبضہ میں اور گئی۔ سنہ ۱۹۰۱ء کے شروع ہوتے ہی ایک خبر اسی قسم کی پہونچی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ سنہ پہلے سنہ سے کم درجے کا ہے کیونکہ اس میں تو خاص پیغمبروں کا خروج ہوتا تھا۔ اور اس میں نائب پیغمبروں کا ہوا ہے۔ چنانچہ حال میں ایک خبر آئی ہے کہ سومالی لینڈ کی حالت خطرناک ہے۔ وہاں عجب طرح کا شور و غوغا مچا ہوا ہے۔ ایک سودائی وہاں پر سر فساد کھڑا ہو گیا۔ اور وہ بھی گورنمنٹ ہماری سی بیچاری گورنمنٹ کی جان کا وبال بن گیا ہے۔ کہتا ہے کہ میں پیغمبر کا اوتار یعنی پیغمبر کی طرف سے پیغمبر بنکے نازل ہوا ہوں۔ اس اوتار کا نام عبداللہ عاشور ہے۔ صرف دُم کی کسر رہ گئی۔ آخر میں ہائے مختفی بھی لگ جاتی۔ تو غالباً یہ مشرب مخدوم کی کیفیت پیش نظر کر دیتا۔ کمال تو یہ ہے کہ اوس کے اس خرافات کے بھی ہزاروں بلکہ لاکھوں قائل ہو گئے۔ اور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنی خرافات کے دوران میں یہ بات بتا رہا ہے کہ وہ کسی کا بھی خوف دل میں نہ لائیں۔ خداوند کریم اوس کی پشت پناہ ہے۔ اور وہ ہر کام میں خاص امداد کریگا۔ اسکے معتقد اکثر جہلا ہیں۔ اور وہ اسلئے اس سے خوش ہیں کہ لوٹ کھسوٹ میں جو کچھ مال غنیمت ملتا ہے۔ ہو سکے گو خلافت کر کے بیٹھ رہتا ہے۔ یار لوگ خوب گلچھرے اڑاتے ہیں۔ بیٹھے تو یہ اوتار ہماری گورنمنٹ کی عزت گھٹا رہا ہے۔ [illegible] انکی عداوت ذرہ برابر نہیں نکالے ہیں اور جاہل لوگ اوسکے پیچھے پڑ کر خون ہو رہے ہیں۔

یوں ہی سنا کرو

افغانی فوج کی نقل و حرکت اور روسی فوج کی پیش قدمی کی بابت انگریزی اخبارات ہر سال ایک نہ ایک معاملہ تصنیف کرتے ہی رہتے ہیں۔ جیسا کہ سیکڑوں برس روس خان کی آمد آمد کی خبریں سنتے سنتے ہو گئے۔ ایسے ہی روسی اور امیری فوج کی نقل و حرکت کی نسبت بھی خبریں سنتے سنتے برسوں گذر گئے۔ گذشتہ سال میں تو کئی بار ایسی خبریں اڑیں۔ امیر صاحب کی سرگرمی افغانی فوج کی کرتہتگی کی نسبت مشتبہ ہو کر معاملات یہ ہو رہے ہیں کہ اب کوئی دم میں ہنگامہ برپا ہوا چاہتا ہے۔ بلکہ ایک دفعہ تو یہ بھی مشہور ہو گیا۔ کہ فلاں مقام پر دونوں فوجوں میں دو دو جھپٹے بھی ہو گئے۔ اور طرفین کا نقصان بھی بتلا دیا گیا۔ یہ سنکر تو ہم بھی چونکے تھے اور یہ خیال کیا تھا کہ اب ضرور اسکا سلسلہ آگے بڑھیگا مگر پھر کوئی خبر نہ سنی۔

اب پھر یہ سننے میں آتا ہے کہ امیر صاحب جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ یہ روس کی بھی روک تھام کی غرض سے فوج بڑھا رہے ہیں۔ ایک روسی اخبار لکھتا ہے کہ اوڈیسہ سے ۲۵۰۰ فوج ترکستان کی قلعہ نشین فوج کو مدد دینے کے لئے روانہ ہو چکی ہے۔ اور دوسری فوجیں عنقریب روانہ ہونیوالی ہیں۔ اس خبر سے تو یہ پایا جاتا ہے کہ سلسلۂ جنگ عنقریب شروع ہونیوالا ہے۔ اور چڑہائیاں دونوں طرف سے شروع ہو گئیں۔ اگر فی الواقع یہ خبر صحیح ہے تو پھر اب جنگ چھڑنے میں کیا کسر باقی ہے۔ امیر صاحب کی قوت گو کہ روس سے کتنی ہی کم ہو مگر اونکی ہمت جرأت شجاعت اس سے ذرا بھی کم نہیں۔ خدا نخواستہ اگر کشمکش ہو پڑی تو لوگ جنگ ٹرانسوال کی خبریں بھول جائینگے۔

یہ حادثہ بدیہی ہوگا

وحشی ڈچوں کا زور روز افزوں ترقی پر ہے۔ معلوم نہیں ان کمبختوں کے لئے آسمان سے مدد اتر آئی۔ یا اونکی گئی ہوئی قوت واپس آگئی۔ یا روس و فرانس نے خفیہ طور پر بذریعہ سرنگوں کے فوجیں روانہ کر دیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ پچھلے ہفتہ دو چار دل دھلانے والے واقعے تو ہم سن ہی چکے تھے۔ یہ بھی سن لیا کہ کئی سو آدمی غائب شدہ۔ اور یہ بھی سننا کہ ہمارے کئی علاقوں پر اون موذیوں نے اڑنگا لگا دیا۔ اس ہفتہ بھی کئی خبریں اسی قماش کی آئی ہیں۔ [illegible] وہ ایسی زور دار تو نہیں۔ خدا نے تھوڑے نقصان پر خیر گذار دی۔ مگر ہاں کیپ کالونی کی حالت بہت نازک ہے۔ یہ ہماری فوج کا صدر مقام ہے۔ اب ڈچوں کی زد سے بالکل بچا ہوا ہے۔ یہاں جو فوج پڑی تھی اوسکو ہر طرحکا اطمینان تھا کہ بظاہر ڈچوں کا کیپ کالونی تک آ جانا نا ممکن تھا۔ درمیان میں جس قدر راہ تھے مگر معلوم نہیں کیا منتر پڑھا۔ اون ظالموں نے ان سب مورچوں کو اڑا دیا۔ یا نگاہ بچا کے آگے بڑھ آئے اگر چہ بند ہے تو ایسا بڑھے کہ آخر میں سیدھے کیپ کالونی پر آ پہنچے۔ اور اسکے بھی آگے دس بارہ ہزار ہمارے افسر لے کر چلے ہیں۔ جلدی جلدی نئی فوج کی بھرتی ہو رہی ہے۔ اور وہاں جسقدر فوج تھی سب ٹرانسوال بھیجے جا رہے ہیں۔ مارشل لا کے قانون پر سختی کے ساتھ عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ فاتحہ وہ فوج ابھی تو بستیاں لوٹنے میں مصروف ہیں۔ اور اون کی زیادتی سے برٹش حکام سخت مایوس ہو رہے ہیں۔ اور [illegible] یہ جواب کھا کے رہ جاتے ہیں۔

دل کا قصور نہیں آنکھ کی خطا ہے

جنوبی افریقہ مین جو ہماری بہادر فوج معمول سے
زیادہ چپت پٹ ہوئی۔ اوسکی وجہ معلوم کرنے کے
لیے دیسی وفادار ضرور بے چین ہونگے مگر جب
وہ یہ سنتے ہونگے کہ فلان جنگ مین ہماری تھوڑی
دشمن تھے تو بیشمار سا مقتول و مجروح ہوئے مگر ہمارے
بھی دو مقتول اور تین مجروح ہوگئے۔ اس حادثہ جانکاہ
سے دیسی رعایا فرط قلق سے بیٹھ جاتی ہوگی
اور دل مین سوچا کرتی ہوگی کہ آخر یہ کیا بلا نازل
ہوگئی۔ ہماری فوج تو ایسی بہادر ہے کہ جہان مین
اوسکا نظیر نہین۔ ایسی چپت کہ دنیا مین کوئی ثانی
نہین۔ ایسی قواعددان کہ جرمنی فوج بھی اوسکے آگے
طفل مکتب ہے۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ جنگ مین ایسی
ایسی احتیاط نہین رہ سکتی۔ توپ بندوق کا سامنا
رہتا ہے۔ بعض وقت دشمن کی گولی اچٹ کر لگ
جاتی ہے اور بعض وقت بدقسمتی سے اپنی گولی پلٹ کر
اپنے ہی کو لگ جاتی ہے۔ غرض کسی نہ کسی صورت ایک
آدھ بہادر تو لڑ کے ہی جانا چاہیے مگر یہ تو بڑا الم
ہے کہ ٹرانسوال کی ہر جنگ مین دو چار دانے کم
ہو ہی جاتے ہین۔ اگر ایسے ہی کم ہوا کرینگے تو ہماری
بہادر گورنمنٹ فل پاؤڈر ہو جائیگی۔ غرض ایسے
ہی ایسے خیالات سے دیسی رعایا کو پیچ و تاب آتا ہوگا
اور وہ اسی حیرت مین ہوگی کہ اسقدر جانی نقصان کی
وجہ کیا ہے۔ کیا یہ وجہ ہے کہ عرصہ دراز سے بہادر فوج
بھولی بھری اور لڑائی بھی اسوجہ سے بزدل ہوگئی۔
نہین یہ بات نہین۔ اسکی وجہ بڑی باریک ہے۔ ایک
بڑے دانا بینا بہادر سر ریڈورڈ بلر نے جنوبی افریقہ سے ولایت پہنچ کر
ایک بات بتائی کہ ہمارے بہادر جو زیادہ کھیت ہوجاتے ہین۔
اسکی وجہ ضعف بصارت ہے۔ وحشی فوج تو انکا نشانہ بنتے
جا بجا نے خارج مین اس بات کو انکی آنکھین مثل ازرم

خوف تو نہ پہلے تھا نہ اب ہے

لارڈ رابرٹس بہادر نے جو لندن مین ایک شاندار
اسپیچ دی۔ اوس مین اس بات کا تو افسوس ظاہر کیا
کہ مین ناکام ہی لوٹا۔ جو کچھ منصوبے گانٹھ کے
گیا تھا دلی خواہش کے موافق ابھی تک پورے
نہین ہوئے۔ ڈچون کی سرکوبی تو ایسی ہوگئی کہ اگر
اون مین سے کچھ بچ گئے تو عمر بھر یاد کرینگے
کہ ہمکو بھی کوئی ۔۔ لاسر کا فرکا (بر سفر) ملا تھا
مگر ابھی تک وہ مراد پوری نہین ہوئی۔ مین چاہتا
تھا کہ تمام ڈچون کا تختے کا سا بل نکل جائے تاکہ پھر
کبھی جنگی چھیڑ چھاڑ کرنے کی ضرورت نہ پڑے لیکن
یہ بات تو ابھی میسر نہین ہوئی۔ ڈچون کا طوفان
بے تمیزی چلا ہی جاتا ہے۔ مگر خیر کیا ہوا کوئی ایسے
خوف کی بات نہین۔ لارڈ بہادر نے خوف کی بھی
ایک ہی کہی خوف جاتا رہا کہ ہمیشہ گورنمنٹ انگلشیہ
جانا ہے۔ خوف پہلے ہی کب تھا جب پہلے ہی نہ ہوا
تو اب آخری وقت مین کیا ہوگا۔ جنگ سے پیشتر
بھی ہمارے بیدار مغزون نے یہ بات کہہ دی تھی
کہ او وحشی ڈچون کا مار لینا ہی کیا۔ دس ہزار
فوج اونکا بھرکس نکال دیگی۔ تعجب ہے کہ ان حوصلون
پر لارڈ رابرٹس ایسا فرماتے ہین کہ اب چندان
خوف نہین رہا۔ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہمکو
پہلے بہت بڑا خوف تھا۔ اگر اونہین کچھ تھا تو ہوا
کرے۔ مگر اون بہادرون کو تو ذرا بھی نہ تھا۔ کہ
جنہون نے ابتدا جنگ سے پیشتر گورنمنٹ کو جنگ
کی ترغیب دینے اور ڈچون کو ملک سے نکالنے کے لیے بوئرون
کی تعداد کا ۶۰-۶۵ ہزار اندازہ کیا تھا۔ اور
اون کی سرکوبی کیلئے دس بارہ ہزار فوج کافی بتا دی
تھی۔ خیر ہمین تو اس سے کچھ بحث نہین لارڈ بہادر
بھی خوب سمجھتے ہونگے۔

یہ تحفہ تو محنت وصول ہوئی

لارڈ رابرٹس بہادر کے لیے جو کچھ انعام و اکرام تجویز
کیے گئے تھے وہ شاید کسی خاص وقت کیلئے اوٹھا رکھے
گئے مگر خطاب و میڈل دینے مین اپنا کیا بگڑتا تھا۔ اگر
یہ بھی سلوک نہ کیا جاتا تو اونکا دل ٹوٹ جاتا۔ علاوہ
ازین اسوقت تو ہر جگہ رواج شدہ کا مضمون تھا
شروع سال کی خوشی مین خطاب تو علی العموم تقسیم
کیے جاتے ہین گے اسلیے بہتر ہی ہے کہ لارڈ رابرٹس
بہادر جسقدر جانفشانی کر چکے ہین اگرچہ وہ کوہ کندن
کاہ برآوردن کے مصداق ہے۔ مگر خیر اسکا صلہ
تو ابھی کچھ دینا چاہیے۔ آگے کی آگے دیکھی جائیگی۔
چنانچہ لارڈ رابرٹس بہادر کو ارل کا خطاب دیا
گیا۔ اور میڈل ... سو کچھا ہی نہین دیا
گیا۔ ایک تمغہ گاسا تو بھی دیا گیا ہے (جو غالباً
طلائی ہوگا)۔ ہم بھی لارڈ رابرٹس بہادر کو مبارکباد
دیتے ہین۔ اور امید کرتے ہین کہ آئندہ سال مین
حسب مراد اور خطاب ملینگے۔ گورنمنٹ کو اس
وقت مناسب تو یہ تھا کہ لارڈ رابرٹس بہادر کے خطاب
کے ساتھ ہی جنوبی افریقہ مین بھی خطابون کا ایک
تھیلا بھیجدیتی تاکہ تمام افسرون کو تقسیم ہوجاتے
اور وہ جان توڑ توڑ کے جنگی کارروائیان کرتے
اونکی وفاداری مین تو اب بھی شک نہین مگر ممکن
ہے کہ اب وہ فرض کفایہ کے طور پر کارگذاری
کرتے ہون۔ اور خطابات وصول ہوجانے کے بعد
فرض عین سمجھ کے آنکھون سے عمل بجا لائین
گورنمنٹ عالیہ کا علاوہ آم کے بین اس مثل پر تو ہمیشہ
کہ خاطر مین محنت نہین خطاب کی تلاش نہین۔ اگر یہی
بات ہے تو وہ گورنمنٹ ایسی سمجھینگے ... اگر وہ خالی
ہونگے تو خاص لارڈ رابرٹس بہادر کے خطاب ہی سے دل
خوش کرینگے۔ کیونکہ اونکو خطاب ملنا انہی کی کارگذاری

مسلمان برہمن

اس سرخی کو دیکھ کے اکثر ایسے مسلمان کہ جنکے دل مین ذرتی ذرتی بھی اسلامی حمیت ہے یہ سمجھ کے ضرور خوش ہونگے کہ کوئی برہمن مسلمان ہو گیا۔ نہین یارو۔ یہان تو اولٹی تسبیح پھر گئی۔ پھر نہین بلکہ گھوم گئی۔ تم جانو دنیا تو بری بلا ہے۔ اس کے حاصل کرنے کیلئے روپ بھی بدلا جاتا ہے۔ کیچلی بھی بدلی جاتی ہے۔ نہین مذہب بھی بدل دیا جاتا ہے۔ کیونکہ جن لوگون سے دولت حاصل کرنی ہے۔ جب تک اون کے رنگ مین رنگ نہ ملایا جائے کوڑی بھی نہین وصول ہو سکتی۔ اسلیئے تجربہ کارون کے گرو گھنٹال پیر فرقہ دغا جناب حالی علیہ... فرماتے ہین۔ چل چل جدھر کی ہوا ہو یعنے مسدس حالی سکے سج چلو تم ادھر کو جدھر کی ہوا ہو۔ بعض سنگ دنیا بند ہین لیکن مسلمانون نے بھی اب سر عمل کرنا شروع کر دیا چنانچہ کلکتہ کے دو تین تاجرون نے ولایت سے ایک چیز منگائی ہے اور جس کے بکسون پر اپنے خاص کارخانہ کے نشان کے لیئے ایک برہمن کی تصویر بنوائی ہے۔ جو مالا جپ رہا ہے۔ اور اوس کے سامنے ایک ہاتھی بھی کھڑا ہے شاید یہ برہمن سوداگر صاحبان کو یہ عمل بتائے گا۔ رام رام جپنا پرایا مال اپنا۔ ان کا مفصل حال مع اسماء گرامی انشاء اللہ آیندہ ہفتہ لکھی جاینگے ہمکو امید ہے کہ وہ پہلے ہی اوس مارک کی اصلاح کرلین گے۔ اور اونہون نے اپنے دنیاوی نفع کے لئے اگر اسکی ترمیم نہ کی تو وہ یقین کرلین کہ آیت کے مصداق بنین گے کی جوتی مین اوٹھین گے۔ اور بجائے انعام کے جوتیون کا ہار گلے مین ہوگا۔

رُکاوٹ ٹل گئی

فرانس کی نسبت ہم پہلے بھی کئی بار لکھ چکے ہین کہ فرانس بہت سخت برافروختہ ہے وہ دل مین یہی منصوبے گانٹھ رہا ہے کہ کوئی بھی موقعہ ملے تو برٹش گورنمنٹ سے دو دو ہاتھ کی ٹھہرا کے دل کا بخار نکال لیا جائے۔ یہی وجہ تھی کہ وہان کی رعایا نے مسٹر کروگر کی آو بھگت بڑی گرمجوشی کیساتھ کی اور سلطنت نے بھی دم دلاسا دینے مین کوئی کسر نہین اوٹھا رکھی۔ ان باتون سے صاف ظاہر ہے کہ اسکو ہماری گورنمنٹ سے سخت پرخاش ہے۔ اب تک تو یہ کاوش دل مین ہی چھپی ہوئی تھی۔ مگر اب اوسکا اعلان ہو گیا۔ ہماری ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی جلوسی سالگرہ کی خوشی مین پیکن مین ایک بڑا دربار منعقد کیا۔ اور تمام سفیرون کو معہ فوج کے دعوت دی۔ سب تو شریک ہوئے خواہ رضامندی سے یا دنیا دکھاوے کے لئے۔ مگر خیر شریک تو ہوگئے لیکن فرانس کے سفیر نے دنیاسازی بھی نہ برتی اور اوسکا کوئی آدمی اس جلسہ مین شریک نہوا اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ گورنمنٹ فرانس ہماری سخت دشمن ہے۔ اور عجب نہین جو وہ ابھی تو خفیہ طور پر ڈھون کو دے رہا ہو۔ اور آیندہ کھلے میدان ساتھ دینے کے لئے کمر باندھے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ چشمبندی کے خیال سے فرانسیسی فوج مقیم پیکن کی گوشمالی کر دیجائے۔ اور سب فوجون سے کہدیا جائے کہ تم کھڑے تماشا دیکھا کرو۔ اگر خود ہی اوسکے آگے خم نہ ٹھونکی گئی۔ تو یہ اندیشہ ہے کہ کسی نازک موقعہ پر وہ بول بیٹھے۔ کیونکہ فاشودا جو اوس کے قبضے مین سے لے لیا گیا ہے۔ وہ خار اوس کے دل مین ابتک کھٹک رہا ہے۔

ڈاکٹری کا زور بڑھ چلا

گورنمنٹ انگلشیہ نے ڈاکٹرون کو کچھ ایسا سر چڑھا لیا ہے کہ وہ چڑھتے چڑھتے آسمان سے بھی چار اونگل اونچے ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے احکام کی ہتک کرے تو اوسکو کچھ پرواہ نہو اور اگر اون کے حکم کی تعمیل مین ذرا بھی دیر ہو یا اونکی نسبت ذرا بھی حقارت آمیز خیال کا اظہار کیا جائے تو وہ فوراً پتلون سے باہر ہو جاتے ہین چنانچہ مدراس کی ہائیکورٹ مین ایک ڈاکٹر اپنے ہی ہاتھون مین پھنس گئے۔ توہین کا الزام اونپر لگایا گیا ہے بات یہ ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب نے ایک گورے بہادر کو سرٹیفکیٹ بیماری کا دیا اوسمین کسی بیماری کا اظہار نہین کیا گیا صرف یہ لکھدیا کہ بوجہ بیماری کے یہ شخص عدالت مین حاضر نہین ہو سکتا۔ اور بیماری کی کچھ تفصیل نہین کی گورے بہادر نے وہ سرٹیفکیٹ بذریعہ ڈاک جناب ہائیکورٹ کے پاس بھیجدیا جج اوسکو دیکھکے بہت ہی برافروختہ ہوئے اور انہون نے اسوجہ سے نامنظور کیا کہ اسمین بیماری کا اظہار نہین کیا۔ آخر یہ کیسے سمجھین۔ یہ ڈاکٹر بہادر نے جو سنا کہ میرا سرٹیفکیٹ نامنظور ہو گیا۔ وہ آگ بگولا ہو گیا۔ اور جج صاحب کو ایک چٹھی کھینچ ماری۔ کہ اے تم!۔ اور میری سرٹیفکیٹ کی نامنظوری۔ سر عدالت تمنے میری ہتک کی۔ بہتر ہے کہ فوراً معافی مانگو۔ نہین تو ولایت کے بڑے بڑے حکام سے تمہاری شکایتین کرونگا جج صاحب نے جو چٹھی دیکھی تو سر سے پاؤن تک آگ لگ گئی۔ انہون نے جھٹ توہین عدالت کے الزام مین چالان کیا۔ اب ڈاکٹر صاحب کے ہوش باختہ ہو گئے۔ عدالت نے انسے جواب طلب کیا کہ تم کیون نہ سزا پاؤ۔ ڈاکٹر جی۔

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندۂ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
حافظ محمد یعقوب صاحب	واجیلنگ	[illegible]	
سید محمد حسین علی صاحب	〃	[illegible]	حافظ محمد یعقوب صاحب
شیخ مقبول الٰہی و حافظ عبدالرحیم صاحبان	اٹاوہ	[illegible]	
محمد عمر صاحب	[illegible]	[illegible]	
عبدالغفور ابن محمد حسین صاحب جہلم	[illegible] (قلابہ)	[illegible]	فقیر حسین صاحب [illegible]
میاں خان ابن اسمٰعیل خانصاحب [illegible]	〃	[illegible]	〃
محمد حسین ابن غلام حسین صاحب جہلم	〃	[illegible]	〃
محمد حسین ابن محمد اسمٰعیل صاحب جہلم	〃	[illegible]	〃
ڈاکٹر محمد علاؤالدین صاحب	ہانگ کانگ	[illegible]	
جمعدار شیخ منور صاحب کمپنی چھٹی	〃	[illegible]	ڈاکٹر محمد علاؤالدین صاحب
حوالدار محمد حیات خانصاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	[illegible]
حوالدار صاحب دین خانصاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃
حوالدار شیخ حسین صاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃
حوالدار حسین علی صاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃

ہندی مسلمانوں کی فیاضی

نام	مقام	رقم	معرفت
حوالدار امیر خان صاحب کمپنی ۵ وین	ہانگ کانگ	[illegible]	ڈاکٹر محمد علاؤالدین صاحب
نائک یوسف علی خان صاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃
نائک سید واجد علی خانصاحب کمپنی ۶	〃	۱۲	〃
نائک فتح یاب خان کمپنی ۵ وین	〃	[illegible]	〃
لیس نائک محمد عبدالرشید صاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃
لیس نائک شیخ خیراتی صاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃
لیس نائک حسین خان صاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃
سپاہی شیخ مولا بخش صاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃
سپاہی عظمت اللہ صاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃
سپاہی شیخ اشرف صاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃
سپاہی احد اللہ خانصاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃
سپاہی حبیب اللہ خانصاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃
سپاہی شیخ رحمت صاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃

ہندی مسلمانوں کی عالی حوصلگی

نام	مقام	رقم	معرفت
سپاہی حفیظ اللہ صاحب کمپنی ۶	ہانگ کانگ	[illegible]	ڈاکٹر محمد علاؤالدین صاحب
سپاہی اکبر علی خان صاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	[illegible]
سپاہی شیخ عبداللہ صاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃
سپاہی صاحب دین صاحب کمپنی ۶	〃	[illegible]	〃
دیگر صاحبان ۳۰ سپاہی	〃	[illegible]	〃
مصاحب خانصاحب	[illegible] (بنگلور)	[illegible]	
دیگر دو صاحبان	〃	[illegible]	مصاحب خان صاحب
مسماۃ بی بی [illegible]	〃	۱۰	〃
متفرق رقم	〃	[illegible]	〃

میزان	[illegible]
رقم سابقہ	[illegible]
میزان کل	[illegible]

خدا کا شکر ہے کہ چندۂ حجاز ریلوے کا [illegible] دور دور تک [illegible] پہنچا اس کی تحریکوں نے فوجی مسلمانوں کے دلوں کو [illegible] ہلا دیا۔ کیا اب سرکاری ملازموں کو غیرت [illegible] اور [illegible] اس فنڈ کی رسیدیں دیکھ کے وہ بد معاش فتنہ انگیز جو [illegible] گاڑی میں روڑا اٹکانا چاہتے ہیں اپنے گریبان میں [illegible]

معرکہ آرائی

پٹنہ مین جلسہ

ہمارے جلسہ واکبار یون کے گرو گھنٹال کمیٹیون
کمیٹیون کے پیر مغان مولانا پنجہ فولاد بمبئی زاد شوکتہ
تسلیم ملیم اکثر رسید کرتا ہون آپ تو جانتے ہین کہ
اس زمانہ مین جلسون کمیٹیون کی وہ بہار ہے کہ تو بہ
دہوم دہام ہے کہ کوئی جگہ سادہی اس سے محروم
ہوگی کہین ندوہ ہے کہین کانفرنس کہین
اہلسنت کہین کچھ کہین کچھ اور اغراض ہر ایک کے
ملتے جلتے مگر شاذ خدا جانے کس زنگ نے یہ کیا کہ
کر مسلمانی و کتاب و مسلمانان مدرگور او سکا وہ اثر
ہورہا ہے کہ خدا کی پناہ کہین وسیلے بجز خود غرضی کے
نمود و اختشام ظاہری خلوص فرشی باطنی و ملی
خلوص بالا رطاق ہائے وہ زمانہ کیا ہے کہ لوگ خلوص
و صدق دل سے اپنی دولت راہ خدا مین صرف
کرتے تہے اور قوم کو سیراب کرکے دین و دنیا مین
ممتاز ہی حاصل اسوقت بہی کہلاتے کہ وہی قوم اور
منعقد ہو جلسہ وعظ و نصیحت رفاہ علم اور سپر طرہ
یہ کہ تخصیص اسپر بہی کفایت نہین غضب ہے کہ
مقدار پر نشست و قیام ورنہ مجلس ع برین
عقل و دانش بباید گریست ۔ ارے میان یہ کیا جا لمو
مین ما شاء اللہ وہ ملی کرتے ہین سچ تو ہے کہ جس
ان قدم شاہی صوفی نہ ہو اس کی روح تو خلل ہی
ہے کہ تڑپ تڑپ کر اپنا ہی کام کا وسیلہ کرکے جو تخمی
وصلی ہے اور جسمین ہے نفس و خلوص کی دکچھو رہا
رہی ہے ہان ہان حضرت پٹنہ مین اہلسنت و الجماعت
کا مقدس جلسہ بصدارت مخدومی جناب شاہ امین احمد
صاحب مدظلہ صاحب سجادہ بہار شریف و شرکت
ہوسا معززان پٹنہ منعقد ہوا اس جلسہ مین علمائے کرام

دیگر بلاد سے مثل جناب مولانا ہدایت اللہ خانصاحب
جونپوری و مولانا عبد القادر صاحب بدایونی و مولانا احمد
رضا خانصاحب وغیرہم کثرت سے تشریف لائے
تہے کہ سات روز تک برابر وعظ اور جلسہ قائم رہا ۔
ابتداء جلسہ مین جناب مولوی محمد فاخر صاحب الہ آبادی
نے اس کے اغراض و مقاصد کو جزاؤ الفاظون مین
بیان فرمائے پہر جناب مولوی ابو البقا صاحب سکندر پوری
نے بیان فرمایا اور خوب فرمایا دوسرے وقت ایک
دوسرے بزرگ نے مختصر بیان فرمایا مگر سبحان اللہ
اس اختصار نے وہ لطف دیا کہ شاید و باید ہوسکے
بعد دیگر بزرگ دوسرے روز مولوی عبد السلام صاحب
جبلپوری وغیرہم نے وعظ فرمایا تیسرے روز جناب
مولانا عبد الصمد صاحب سہسوانی حافظ بخاری
شریف نے بہت وضاحت کے ساتھ جلسہ اہل
سنت کے قائم ہونیکی وجہ اور جو جو فوائد کہ مسلمانون
کو ہونگے وہ اسے مین بیان فرمایا یہ ایسا پر اثر بیان
تہا کہ لوگون پر بہت اچہا اثر کیا ازین قبیل ایک روز
جناب مولنا عبد القادر صاحب مدظلہ نے تین گھنٹے
کامل وعظ بیان فرمایا سبحان اللہ وبحمدہ آپکے بیان
کی کیا تعریف لکہی جائے اسطرح سے سمجہ لیجئے
کہ ہر طرف آہ و بکا کی صدا بلند تہی یہ بہی جلسہ حاضرین
جلسہ کو یاد رہیگا ۔ اچہا اب اوس کو ختم کرکے ناظرین
کو جلسہ ندوۃ العلما کی سیر کراتا ہون یہ بہی قریب قریب
ایک ہی زمانہ مین ہوا صرف دو ایک روز کا فرق تہا
یہ جلسہ تین روز تک برابر ہوا اسمین شک نہین کہ تزک و
احتشام مین انگریزی روشن ہو مالا مال تہا فرش ہی
حقیقت کچہ ایسا ویسا نہیں جہنڈے کرسی و بنچ کا تہا
پہر تو آپ جانتے ہین کہ کرسی بغیر دو روپیہ ٹکٹ و بنچ
بغیر ایک روپیہ ٹکٹ ادا کئے ہوئے کسی کو نصیب نہین
ہوسکتا بس اب ناظرین یہ سمجہ لین کہ پہلی رقم تو اسی
سے جناب جس ڈہیر لگ گئی ۔ اب متوجہ ہو جائیے جلسہ

شروع ہوگیا ۔ ابتدائی جلسہ کے مولوی فاروق صاحب
مدرس اول مدرسہ ندوۃ العلما نے نہایت قابلانہ
علمی تقریر کی ۔ اوس کے بعد جناب مولوی فضل حق صاحب
آزاد نے اپنا قصیدہ پڑہا ۔ ماشاء اللہ خوب خوب
داد ملی اوس کے بعد مسٹر شرف الدین صاحب بیرسٹر
کہڑے ہوئے ۔ حاضرین جلسہ سے چندہ کے بارے مین التجا
کی ۔ یہ تحریک کرن اور خالی جائے ۔ انسی پڑہہ کر
کون خوش طلب ہوگا ۔ یا کمال کہتا ہوگا ۔ پہر کیا تہا
ہر طرف سے روپئے برسنا شروع ہوگئے ۔ اسکے بعد
مسٹر نصیر الدین صاحب بیرسٹر آ کہڑے ہوگئے اور
ماسبق کی تائید مین تقریر شروع کردی ۔ بعد تو سونے
مین سوہاگا ہوگیا ۔ روپئے تو سب پہلے ہی مسٹر شرف الدین
صاحب کی پرزور تقریر کے نذر ہوچکے تہے منقد کی
ہونے لگی ۔ مگر واہ رے فدائی ندوہ جناب مولوی
عبد الماجد صاحب نے اپنی دستار فضیلت ہی اوتار کر
مسٹر نصیر الدین صاحب کے آگے ڈالدی ۔ انہون نے
بہی جہٹ سے اس دستار فضیلت کو ڈاک نیلام پر
چڑہادی ۔ المختصر وہ فضیلت کی پگڑی ڈیڑہ سو
روپیہ پر نیلام ہوگئی ۔ اب کیا پوچہنا دیکہا دیکہی
اوروں نے بہی اپنا اپنا کپڑا اوتار اوتار اونکے سامنے
پہینکنا شروع کردیا کہ انبار ہوگیا ۔ اور اینجانب کی
نظر کے سامنے تو نقشہ جیسے کسی دہوبی کے مکان
اور کمپنی بزاز کی دوکان کا گودام گیا ۔ میرے خیال مین
ندوۃ العلما کا طرز بہر وجوہ سید احمد کا ہی
لیکن سانچہ مین پورا نہین ڈہلا ۔ عیب کرنیکو
ہنر چاہئے ۔
بس اب رخصت ۔ زیادہ [illegible] اشی ابہی
نہین ۔ بارہ زندہ صحبت باقی ۔
(لبابی آمنہ)

راقم

م ۔ ح ۔ س ۔ ل ۔ [illegible] ۔

چندہ حجاز ریلوے

بتاریخ ۱۵ اکتوبر سے ڈیٹچمنٹ ہیجم حیدرآباد کنٹنجنٹ انفنٹری کے ہمراہ انسپکٹنگ جارج ہوکر یہان آیا ہوا ہے یہ جگہ ہانگ کانگ سے قریباً ۱۰ میل ہے۔ رجمنٹ ہذا کی دو کمپنیان ہیجم و ششم اس جگہ پر ہین پانچوین کمپنی ہندوؤن کی ہے اور چھٹی مسلمانون کی جمعدار شیخ منور صاحب کمپنی کمانڈر ہین۔ اتفاق سے جب پرچہ مطبوعہ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء آیا۔ اوسوقت جمعدار صاحب موصوف میرے پاس ہی تشریف رکھتے تھے۔ چندۂ حجاز ریلوے کی بابت مینے پڑھکر سنایا۔ اور مضمون "ایک بچہ کی عالی ہمتی" سنا کر چندہ کی تحریک دلائی۔ جمعدار صاحب جو بڑے عالی حوصلہ ہین فوراً اس بات پر آمادہ ہوگئے۔ کہ مین اپنی کمپنی کے جوانون سے چندہ وصول کرکے سبکو کار ثواب مین شریک کرونگا لیکن چونکہ پلٹن کو تین ماہ کی پیشگی تنخواہ ہندوستان ہی مین مل چکی تھی اسوجہ سے ہم خاموش بیٹھے رہے اور منتظر رہے کہ جب تنخواہ ملے اوسوقت سبکو تحریک دلائی جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ وقت بھی آیا یعنے ہمارے کمپنی مین تنخواہ تقسیم ہوئی۔ اور اوسیوقت جمعدار صاحب نے حوالدار صاحب دین خانصاحب و نایک یوسف علی خان صاحب کو اس کام کے واسطے مقرر کیا۔ چنانچہ ہر دو صاحبان نے چندہ وصول کرنے مین بڑی سرگرمی کھائی۔ اور قریب [illegible] روپیہ کے اوسیوقت جمع کر لئے۔ آج تک کل میزان [illegible] ہو گئی ہے۔ اور جو بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے۔ فہرست اسماء چندہ دہندگان ملفوف خط ہذا ہے۔ اس فہرست مین صرف سردارون اور عہدہ دارون کے نام ہین اور ان سپاہیون کے نام بھی ہین جنہون نے فراخدلی سے چندہ دیا ہے۔ باقیون کی صرف تعداد معہ رقم چندہ آخر مین دی ہے۔

نہایت ہی افسوس کی بات ہے کہ آجکل ہندوستان کے مسلمانون مین صرف نام کی حیثیت اسلام باقی رہگئی ہے۔ اگر کروڑون آدمی ایک ایک پیسہ بھی دیتے یا دین۔ تو لاکھون روپئے ہو جائین۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ دے کون؟ اور دے کون؟ اس سے میری غرض یہ ہے کہ جنہون نے چندہ دیا بھی ہے اونمین سے بہت تھوڑے ہونگے جنہون نے تکلیف اوٹھا کر نہایت سرگرمی سے دوسرون سے وصول کرکے جمع کیا ہو جو چندہ دے اوسکا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے عزیز و اقارب اور محلہ گاؤن کے لوگون کو بھی ترغیب دلائے اور وصول کرکے آپکے ذریعہ حضرت سلطان المعظم کی خدمت بابرکت مین بھیجے۔ اگر ہر ایک ایسا شخص جسکا کچھ بھی اثر اون کے محلہ یا گاؤن مین ہے وہ مستعد ہو جائے۔ اور کچھ نہ کچھ ہر شخص سے وصول کرلے یہ ناممکن ہے۔ ہانگ کانگ مین پلٹن کا ہیڈ کوارٹر ہے وہان بھی فہرست بھیجدی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو کچھ وصول ہوا آیندہ خدمت عالی مین روانہ کیا جائیگا اس جگہ جسقدر مسلمان تھے وہ سب اس رقم مین شریک ہین۔ امید کہ رسید بذریعہ اخبار مطلع فرمائین مین امید کرتا ہون کہ دیگر پلٹنہا و کمپنیان مسلمانان بھی اس کار خیر مین شریک ہوکر ثواب عظیم حاصل کرینگے۔ اگر ایڈیٹر صاحب "سول ملٹری نیوز" ہمدردانہ کوشش کرین تو کچھ مشکل نہین۔ کیا مسلمانون کو یہ خیال نہین کہ ریل سے حاجیون کو کیسے کیسے فائدے ہونگے اور کیسی کیسی تکالیف کا انسداد ہو جائیگا۔ کیا وہ درازی سفر۔ زیادتی خرچ۔ شدت پیاس۔ تمازت آفتاب۔ بدوؤن کی لوٹ مار سے نہین بچ جائینگے؟

باقی خیریت ہے یہان سے واپسی کی فی الحال کوئی خبر نہین ہے

راقمہ نیاز کمترین محمد علاؤالدین ہاسپٹل اسسٹنٹ نیو جنرل ہاسپٹل چینا فیلڈ فورس ہانگ کانگ۔

روزہ سے اپنی نفس کو پاک کرو

پیسہ اخبار ہوشیار پیسہ ہوشیار۔ مشفق پیسہ ہوشیار۔ مہربان پیسہ اخبار ہوشیار۔ سونے والا جاگے ہو ہوشیار۔ بولتے کیون نہین جھٹ۔ ارے تو کون ہے کہ ہوت ہوت کی جھڑ لگا دی۔ اجی تو نہین مین ہون اچھا صاحب مین نہین آپ ہی سہی۔ لیکن فرمائیے تو سہی کہ آپ کون بزرگ ذات ہین اور کیا آئے ہین۔ جی مین ایک مولوی ہون۔ اور آپکی خدمت شریف مین اس مہینہ مبارک (رمضان شریف) کچھ مختصر طور سے فضیلت بیان کرنے آیا ہون (اچھا شوق سے فرمائیے) جس مہینہ مبارک کی ہمکو سالون سے تمنا تھی وہ ایک بڑی ادا کے ساتھ ہمارے سامنے نظر آرہا ہے بلکہ ہمارے نزدیک آچکا اور اوسکے دنون مین سے ایک گذر بھی گیا آج دوسرا روز ہے عیش و عشرت والے نفس کے مدارات کرنیوالے سمجھتے ہونگے اچھا ہوا کہ ایک روز کی بلا ٹلی اور خدا کے سچے بندے اور خدا کی بات پر فدا ہونیوالے افسوس کھاتے ہونگے کہ ایک روز ہمارا جو ہمارے لئے نعمت غیر مترقبہ تھا ہمارے پاس سے ہوتا ہوا چلا گیا افسوس کہ ہم نے عزت کی نہ کچھ نیکی اور ثواب کا تحفہ اور توشہ دیکر اوسکو روانہ کیا تو بھی ہمارا مبارک دوسرا دن بھی آیا اوسی افسوس کے ساتھ گذر گیا ہے اور باقی دن بھی گذرتے ہوئے چلے جاتے ہین اسلئے ہمارے احباب اور ہمارے پیارے مکرم حضرات ناظرین پیسہ اخبار اب بھی سنبھلو اور سنبھال لو جانو یہ مہینہ مبارک اور متبرک ہے فرماتے ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص نے ایمان اور ثواب کے واسطے روزہ رکھا اللہ پاک اوس کی اگلی گناہ معاف کردیگا اور جس نے ایمان اور ثواب کے واسطے تراویح اور تہجد ادا کیا اوس کے اگلے گناہ

بخشوائے جاوینگے پس اے ناظرین پنچ بہادر ایسی عمدہ عبادت کو اپنے برے عملون سے ضایع نہ کرو اور اپنے ناشائستہ فعلو نسے اوس کی بے عزتی نکرو اس کے بزرگ دنونکو اور مبارک راتون کو لہو لعب کہیل کود مین صرف نہ کرو اپنی زبان کو جہوٹ و غیبت سے روکتے جاؤ۔ اپنے دلون کو حسد و بغض سے صاف کرو اور کسی کو تہمت و بہتان سے رسوا نہ کرو۔ کیا ہملوگ نیکا یہ گمان سچا ہے کہ اسی تین چیز کے چہوڑ دینے کا نام روزہ ہے کہ غذا نکہاوین اور پانی نہ پئین۔ اور اپنی بی بی سے صحبت مجامعت نکرین اور یہی روزہ ہم لوگون کو جنت کے اعلی درجہ مین پہونچاویگا ہرگز نہین ہرگز نہین بلکہ روزہ اسکا نام ہے کہ ان تینون چیزون کے ساتھ اپنے کو خواہشون سے روکنا اور ناروں کی چیز دیکھنے سے بچنا اور اپنے روزہ کو ہلاک کرنیوالی چیزون سے بچانا اور ہمیشہ اپنی زبانون کو خدا کے ذکر اور یاد سے تروتازہ رکہنا۔ آگاہ ہو جاؤ۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشی ہوتی ہے ایک افطار کیوقت ہوتی ہے اور ایک خوشی اوس روز ہوگی جس روز وہ خدا کی ملاقات کریگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت مین ایک دروازہ ہے اوسکا نام ریان ہے روزہ دار بلائے جاوینگے اور اوسکے دروازہ سے داخل کئے جاوینگے وہ پہر کبہی پیاسے نہونگے۔ اے ناظرین جان رکہو کہ اللہ پاک نے اس مہینہ کا روزہ ہم لوگونپر فرض کیا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی رات کو نماز پڑہنا سنت بنایا ہے پس اس مہینے کے دن کو روزہ رکہو اور رات کو نماز پڑہو پس خوشی ہے اون کو جنہون نے عبادت مین کوشش کیا اور بڑے مرتبہ کا مستحق۔ افسوس پر افسوس اوس شخص کے لئے

ہے۔ کہ ایسے مہینہ مبارک کو پایا اور روزہ نہ رکہا یا روزہ رکہا تو نماز نہین پڑہا۔ یا نماز پڑہا مگر ایسی پڑہا کہ نہ پڑہنا اوس سے اچہا تہا لیعنے کاہلی و سستی سے اور جی چہوٹا کرکے کتنے لوگ روزہ رکہتے ہین مگر سوائے بہوکے رہنے کے اور کچہ نہین ہے اور کتنے لوگ نماز تراویح یا تہجد پڑہتے ہین مگر سوائے کہڑے رہنے کے اور کچہ نہین ہے یعنے اون لوگون کا روزہ نماز خدا کے نزدیک قبول نہین ہوتی اسواسطے کہ یہ لوگ روزہ و نماز کی کچہ عزت نہین کرتے گالیان دینا اور برے باتون کو زبان سے نکالنا جہوٹ بولنا غیبت کرنا لڑائی کرنا بد نظری کرنا شراب پینا جوا کہیلنا داڑہی بنا۔ زنا کرنا چوری کرنا دغابازی کرنا فریب دینا مکر کرنا تہمت یا بدنام یا بہتان کرنا یہ سب گناہ ہین برابر روزے کے حالت مین اور بعض اوس متبرک مہینہ کے رات کو نہین کرنا اوسکی عادت ہے اور برابر رات اور دن مین کرتا رہتا ہے کچہ خیال نہین کرتا۔ غفلت مین پڑا ہوا ہے یارو غفلت چہوڑ دو اوس بڑے غصہ کے دن سے ڈرو یعنے قیامت کے دن سے جسدن آسمان روئی کا گالا اور زمین کے مردے سب نکل پڑین گے آج ہماری آپ کی صورتین جو طرح طرح بانکے اور خوبصورت کپڑون سے مزین نظر آتی ہین اوس روز ادسی مٹی سے نکلے نگے۔ اوسوقت ہر جان کے ساتہ دو گواہ ہونگے اور اعمال کے دفتر کہولے جاوینگے اور اللہ پاک ایسے غصہ مین ہوگا کہ جس سے بڑے اولوالعزم لوگون کے کلیجے دہڑکتے ہونگے اور جگر جوش خوف سے اوبلتے ہونگے ہر چہوٹے بڑے کے حساب دینے کی منادی ہوگی یہ خبر سنکر جا بجا زمین پر چیخ مارینگے

اور کہینگے ہائے افسوس جوانی ہائے افسوس جوانی بڑہاپا شور کریگا ہائے افسوس بوڑہاپا ہائے افسوس بڑہاپا یا عورتین چلائینگے ہائے افسوس نصیحت ہائے افسوس نصیحت اور بہتیرے واویلا کرینگے غرضکہ سب لوگ اپنے گناہون پر جس کو دنیا مین بڑے جوش و خروش سے کرتے تہے اور منع کرنیوالونپر خفا ہوتے تہے اور نصیحت کرنیوالون پر تیوریان بدلتے تہے اور بہوین چڑہاتے تہے آج اوسپر افسوس کرینگے اب حساب کا دفتر کہل پڑا اب اون کی فریاد کون سنتا ہے اے ناظرین اب بہی وقت ہے کچہ کرو روزہ سے اپنے نفس کو پاک کرو اور قرآن شریف کے تلاوت سے اپنی روح کو خوش کرو۔ باقی آئندہ۔

سل

زنگر علیخان چہیری ازونا پور

لیجئے آگئے

کون آگئے۔ ارے میان وہی آگئے وہی کون کیا رمضان خان آگئے یا سنہ ۱۹۰۱ء آگئے بس وہی آگئے جن کا انتظار تہا۔ تو کیا لاٹ ریپرٹس بہادر لندن کو آگئے۔ یا ریلوے حجاز کے دو چار ہزار روپے حضور نظام کی فوج سے دفتر پنچہادر مین آگئے۔ واہ فوج کی بہی ایک ہی کہی پہلے تو خریداران پنچہادر کا نمبر ہونا چاہئے پہر فوج سے بہی آجائینگے۔ مگر نہین اسکے ارے بہیا سنو کہا تو صاف صاف کہدو کون آگئے۔ ارے سنو ڈالو کہ تاریخ ۶ ماہ دسمبر کو سپل ٹرین مین میجر نواب افسر الدولہ بہادر کمانڈر افواج نظام جنگ چین سے حیدر آباد واپس آگئے اگرچہ آپ کے آنے کی اطلاع اکیروز قبل ہی ہوئی تہی مگر اوس پر بہی درجنون بلکہ کوڑیون بلکہ

سب کے سب بڑے بڑے استقبالیون کے
اسٹیشن کے اندر کچھ کچھ بہرے ہوئے تھے۔
انجمن ہان چیر چیرا یور ریلوے سے بیگم نیتی میل ٹرین
باغ عام کے پھاٹک کے پاس سے (جہان جھنڈا
موجود تھا) اسٹیشن تک مثل نئی دولہن کے آہستہ
آہستہ لایا۔ پلیٹ فارم پر آگے پیچھے کی قطار
مین فوجی افسر فلڈ ریس اور دیگر حضرات سفید
زرق برق کپڑے پہنے ہوئے موجود تھے
کمانڈر صاحب نے گاڑی سے اوترتے ہی ہر شخص
سے بہت خوش ہو ہو کر شیک ہینڈ کی ٹھہرائی
اور اسٹیشن کے باہر کریم خان صاحب نے
فرامین کے فیر سے سلامی اوتاری۔ ہپ ہپ
ہرّو ہرّو کے نعرے بھی لگائے گئے۔ اسجانب
کو تو یہ خیال تھا کہ لندن کا نمونہ یہان بھی ہو جائے
گا۔ مگر خیر گذری کیونکہ میجر صاحب نے شاید اس
خیال سے اپنے آنے کی اطلاع نہ دی مگر چونکہ
امپیریل والنٹیر ۹ اکتوبر کو لندن پہونچے تھے
اور کمانڈر صاحب بھی ۹ دسمبر کو جمعہ کو آپہونچے
اور تاریخ کا تطابق جو ہو گیا لہذا کچھ تو
ہونا ہی چاہیے تھا سو وہ ہو کر ہی رہا۔ بیتے ۲۸
دسمبر کو جو ماہدولت بغرض ارسال پارسل اسٹیشن
پہونچ گئے تو دیکھا کہ ایک ہندو مسافر صاحب دوڑ کر چلے
گئے ہوئے پڑے مین سر الگ دھڑ الگ اور
مدلسپر لمنی پولیس والے پہچان کر رہے ہین
معلوم ہوا کہ ان کی قضا نے زبردستی انجن کے
نیچے دھکیل دیا اور اب ایک سے دو ہو گئے۔ اسجانب
کو تو شیک ہینڈ تک کی نوبت نہ آئی۔ کیونکہ بالکل
ایسے ادھر کا ساحاجب چور رہا تھا اور ہمی سے گر رہے
تماشا دیکھتے رہے۔ خیر جب اسٹیشن سے
باہر آکر بگی پر سوار ہوئے تو بہت سے گورے
کر نے کاٹے اور نوخیز موٹے افسرون نے

[illegible]

ملکہ بگھی کو دیکھا اور بجر پر پڑا پہانگنا سا ردو
خود ہی دوڑنے لگی (کیونکہ اسطرف نشیب تھا)
اور کہانکہ پولیس سے ناک تک برابر۔ اوسوقت
نو بجے نہ ذوست ہرّو ہرّو کی ٹھہری۔ خود بدولت
معہ عثمان یار جنگ بہادر و محبوب یار جنگ بہادر
بگھی مین کھڑے تھے اور کیپ شریف یعنی جڑاؤ
ٹوپی کو ہاتھ مین لئے ہوئے تھے اور ہر طرف
سے ہرّو ہرّو کی صدائین بلند تھین ناکہ کے
سامنے جب گاڑی ٹھہری اور گھوڑے اوس
مین جب ہان کے گئے تو اوسوقت اور دو
چار سفید چہرے والے نمودار ہوئے میجر صاحب
نے بہت ہی عجلت سے چند قدم بڑھ کر اون
سے شیک ہینڈ اور گٹ پٹ کی پھر گاڑی
ڈیوڑھی مبارک کو بحصول قدمبوسی اعلیحضرت
نظام دکن روانہ ہوئی اوسوقت بھی سپاہ و
رعایا صف بستہ کھڑے تھے سب نے معہ
عام تماشائیون کے خوشی کے نعرے لگائے
قریب ۸ بجے شب کے کمانڈر صاحب پہنچے
دولتخانہ پر پہونچے اس شب کو بنگلہ پر بھی خوب
روشنی ہوئی روشنی تو اکثر ہوا ہی کرتی ہے
مگر یہ خاص نئی روشنی تھی یعنی زرد و سرخ
قندیلین (اعداد ڈبے) روشن کئے گئے تھے۔
غرضکہ خوب خوب مزے آئے لیکن یہ ضرور
ہوا کہ جو حضرات یہ ارادہ کئے ہوئے تھے
کہ کمانڈر صاحب کے آنے کے ۔ وزیر ہم روشنی
کرین گے ہم قصیدہ پڑھینگے۔ ہم تو ڈیرے ہوا مین
لگے۔ ہم جلسہ کرین گے۔ ہم ڈاڑھی تک جا کر
استقبال کرینگے۔ ہم گھبرا [illegible] ہو سا دل تک نا جئین
گئے ہم راستہ ہی مین تحفہ دینگے قصیدہ و ثنا نکلے
پڑھین گے وہ کرین گے غرضکہ اون سب کے
آرزو بخش سل کی دل ہی مین رہ گئین۔ کیونکہ

مقابلہ کیا مگر خفیف نقصان اوٹھا کر جنرل مذکور آگے
بڑھ ہی گئے۔ سر وڈش کے جنوب مین ڈچون نے
نے سیلورے لاین کو برباد کیا۔ جنرل دلیم نے مڈبرگ
کے مغربی جنوب مین ڈچون سے مقابلہ کیا۔ برٹش
رہ پیچھے مقام گراف ریٹ پر قبضہ کیا۔
بنجبہادر روسی مین تمام گیٹ لوٹ رہے ہین اور
تمام سہرہ رقم دیکھیے یہ فوج کیطرف بڑھ رہے
تک ثواب حاصل کیجئے ون کے ایک تار سے
کہ اس کو کمانڈر صاحب جرن نے دریائے آرنج
کیونکہ مذہبی کام ہے مگر بہادر ان کی تعداد کچھ زیادہ
کیمبر ہے۔ دیکھیے حیدرآباد کے
خریدارون مین بھی بہت سے متمول شخص رن کا
مگر ایک سوائے محمد انور میوہ فروش وہ موجود ہے
خیر المبین صاحب کے کسی خریدار نے ابتک ایک
حبہ بھی نہ بہاہان زبانی جمع خرچ تو ضرور
کیا کرتے ہین۔ اور چند صاحبون سے تو امید
بھی ہے کہ جی کڑا کر کے آئندہ و سنہ تک کچھ
دے دین۔ ورنہ خیر ست۔
الہی

ایجنٹ بنجبہادر

یہ کون بیٹھا جا رہا ہے ندیر آنکھوں مین آ رہا ہے
فلک یہ کسکو چڑھا رہا ہے یہ کیا مقدر دکھا رہا ہے

پیارے پنچ! ایک دن وہ تھا کہ ہم اس سال کی
کی آمد آمد مین مثل بلبل چہچہا رہے تھے ایک دن یہ
ہے کہ فراق اس کے اندوہ جدائی مین آبلہ آبلہ
آنسو بہا رہا ہے۔ ایک دن وہ تھا کہ شمع خورشید
جنوری سنہ ۱۹۰۰ع نے خرمن دل کو شگفتہ بنا رکھا
تھی۔ ایک دن یہ ہے کہ وہ چراغ سحری کی طرح
جھلملا رہا ہے۔ ایک دن وہ تھا کہ ہم کہہ رہے
تھے کہ یہ سال گل مقصود سے ضرور شگفتہ

ہوگا لیکن وہ اسی جہان نصیب امیدواروں کو
کسطرح مایوس اور کملایا ہوا چھوڑ کر جا رہا ہے۔ سنئے
ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے
یہ تو ہم کیونکر کہیں کہ اس نے ہیں ہم سے ہمارا ساتھہ
نہیں دیا۔ ہمارے دامن تمنا کو گل مراد سے نہیں بھرا
جا بجا کی سیر بھی کی۔ تماشے عجائبات بھی دیکھے
برے اچھے پہلو کا تجربہ بھی کیا۔ شب وصال کے
مزے بھی اوڑائے۔ صدمہ ہجر و فراق جدائی کے
کے سلسلے بھی پائے۔ نئے رفیق پیدا ہوئے۔ نئے
دوست بنے۔ اس نے کیا سلوک نہ کیا اور کہاں کہاں
نہ ساتھہ دیا۔ مگر سے

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدیم بہار آخر شد

افسوس فلک کجرفتار نے اسکے ساتھہ بھی تہوڑے
دن دنیا ہی۔ اسکی صورت بھی ہماری آنکھوں سے
چھپائی۔ ہائے یہ ابھی سے جدا ہو جائیگا۔ اسکا نام
ہی نام صفحہ ہستی پر رہ جائیگا۔ آج ہم سے
ہمیشہ کیواسطے جدا ہوتا ہے۔ اسکا وصل مشکل بلکہ
ناممکن ہے۔ وصل تو کیا وصال ہو جائیگا۔ مگر آہ
یہ بھی ہمارے ہاتھ نہ آئیگا۔ اسیطرح ستم ایجاد خدا
نخواستہ یہ سمجھے کہ جو نئے اس سال کے ساتھہ
سلوک کیا۔ خوشی اللہ [illegible] کا حال
تحریر کرتے قلم کا سینہ چاک ہوتا ہے۔ کس حسرت
افسوس کی بات ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے اپنے
ماں باپ کی گود میں بہوک بہوک کہکر جان بلب ہو
جاتے ہیں اور آخر سسک سسک کر جان دیدیتے ہیں۔ اور
اون کے والدین حسرت آلودہ نگاہوں سے دیکھتے
کے دیکھتے رہجاتے ہیں۔ یہی الباد۔ ماں بہوک کی شدت
سے فاقہ پر فاقہ کرکر جل بسی ہزاروں یتیم بچوں کو
مصیبتوں کا سامنا ہوا۔ اکثروں نے کاری کشی سے

لینے والا نہ تھا۔ دوسرے بہوک نے گلا دبایا۔ باپ لاکھ
طرح بہلاتا ہے۔ لیکن کون سنتا ہے۔ کوئی روتا
ہے تو کوئی سر دہنتا ہے اون کو کیا خبر تہوڑی دیر
میں ہم بھی بہوک پیاس کے مارے شعلہ تشنگی جل ہو
جاوینگے۔ اور باپ کے دل پر خانہ بربادی کا داغ
لگا جائینگے۔ ابھی خوراک کی تلاش تھی ابھی گور کفن کی
فکر ہوگئی۔ مگر اب کفن کہاں کی گور لاش کو صرف
خاک کر دیا۔ اس سے فرصت ہی نہ ملنے پائی تہی بچے
بھی یکے بعد دیگرے راہی ملک عدم ہوئے۔ باپ
لینے کے دینے پڑے۔ کبھی سر پیٹتا ہے۔ کبھی
کلیجہ تہام کے کہتا ہے کہ ہائے یہ کیا ستم ہوا۔ یہ
پرانی تصویریں کیونکر خاموش ہو گئیں۔ اب میں کیا
کروں کا کیہ کر جو نگا۔ ان سے پہلے مجھے موت
کیوں نہ آئی۔ سمجھائے تو سمجھائے کون ہر ایک اسی
آفت میں مبتلا ہے ہر ایک کو اسی مصیبت کا سامنا
ہے۔ ہائے کیوں نہ زمین پھٹ گئی کہ تو اوس میں سما
جاتا۔ پھر ہائے بیچنے برباد کیا تو الہی کر کل
جس کے گھر شادیانہ بج رہے تہے۔ آج اوس کے
گھر کہرام مچ رہا ہے۔ آہ وہ عروس جو ہزار ناز و انداز
سے طرحطرح کے لباس سے آراستہ اور قسم قسم کے
زیورات سے پیراستہ تہی وہ ایک چشم زدن میں غمگین
وسینہ چاک ہو گئی۔ بلکہ ہمیشہ کیواسطے لذات دنیاوی
سے محروم ہو گئی۔ ابھی غنچہ مراد اچھی طرح کہل کہلانے
بھی نہ پایا تہا کہ باد سموم اجل نے مرجہا دیا یعنی رات
کو جس کے ساتھہ سیج سے سینہ دبا دبا کر ارمان
نکالے گئے تہے وہ ہم آغوش کنار لحد ہو گیا سے

فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تہا
کہ جس کی عوض اب رولانے لگا

رہی سہی جنگ طرابلس اور چین میں مٹی خراب
کی۔ لاکہوں بے بس اور بے کس ہو گئے سیکڑوں
یتیم۔ بے پسر۔ بیوہ۔ لاوارث ہو گئے۔

آہ ہم کو بھی ایکدن اس دار فانی سے سفر کرنا ہے
اپنے دوست و احباب کے دل پر داغ والم دہرنا
ہے۔ اس قیمتی وقت کے چھوٹے چھوٹے حصے جو لا
پرواہی کے ساتھہ گذر رہے ہیں پہر ہاتھ نہ آوینگے
اور ہم کف افسوس ملتے رہجاوینگے۔ یہ صحبت یاران
ہمیشہ میسر نہوگی۔ جو کل تہا وہ آج نہیں ہے جو آج
ہے وہ کل نہ ہوگا۔

غنیمت جان لے مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

لیجئے صبح جنوری سنہ ۱۹۱۲ء نمودار ہو گئی۔ اور ہمارا
پیارا رفیق سنہ ۱۹۱۱ء آنکھوں سے خواب کیطرح روپوش
ہو گیا۔

جو آج صحبت احباب ہے غنیمت ہے
خبر کسے کل کری ہمدم رہے رہے نہ رہے

چہوڑ دے عشق بتان کر نہ تغافل مظہر
کر لے اے مرد خدا یاد خدا تہوڑی سی
جادو بیان محمد مظہر حسین خان۔ از قصبہ [illegible]

ہم تبرک و ہم زینت

نمبر	نام مقامات	قسم کام	عرض انچ	طول انچ	قیمت
۱	مکہ معظمہ	طلائی	۲۲	۳۱ ½	عہ
۲	مدینہ منورہ	״	״	״	عہ
۳	مکہ معظمہ	رنگین روغنی	۱۵	۱۹ ½	۱۴/
۴	مدینہ منورہ	״	״	״	۱۴/
۵	مکہ معظمہ	رنگین روغنی	۱۲	۱۷	۸/
۶	مدینہ منورہ	״	״	״	۱۰/
۷	بیت المقدس	طلائی	۱۵	۱۹ ½	۱۰/
۸	بیت المقدس کی تعاویز کارتی	״	״	۳۰	عہ

راقم منشی عبدالرحمن گلاد وغیرہ قریب قبرستان بیچنے والے

جاسوسون کی رپورٹین

چھٹی اور تیسری ڈراگون گارڈز جنٹین کیپ کے طرف روانہ ہونگی ۔ انہین بہالے نہین دئے جاوینگے بلکہ رائفلون اور تلوارون سے مسلح کئے جاوینگے ۔

تیم دسمبر تک جنوبی افریقہ مین ۱۸۰۳ برٹش سپاہی مقتول ہوئے ۱۳۰۸۹ مجروح ہوئے ۔ اور ۶۰۷۹ سپاہی امراض اور زخمون سے ہلاک ہوئے ۔ اکتوبر مین ہسپتال مین ۱۱۹۲۷ سپاہی تہے ۔

برٹش ساحلون پر ہر جگہ سخت طوفان ہے اور کئی جہازات ٹکرا کر ٹوٹ گئے ۔ طوفان کی وجہ سے خبر رسانی مین بہی دقت پیش آتی ہے ۔

لارڈ کچنر ۲۰ ماہ حال کو پریٹوریا سے تار دیتے ہین کہ جنرل نلٹن کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کل صبح کو ڈچون نے مقام ہولشیا کی برٹش چوکی پر قبضہ کیا ۔ برٹش فوج کے ۵۰ سپاہی مقتول و مجروح ہوئے ۔ اور ۲۰۰ گرفتار ہوئے ۔ بریگیڈیر کچنر رپورٹ کرتے ہین کہ مین ایک چہوٹی فوج کے ساتھ دشمن کے تعاقب مین ہون ۔ ہولشیا پیکاڈ ڈراپ لیڈنبرگ ریلوے لائن پر ایک مستحکم مورچہ ہے اور رسالہ کی ایک فوج اس کی حفاظت کر رہی تہی ۔ اس فوج نے دشمن کا مقابلہ نہایت بڑی شجاعت سے کیا مگر ناکافی ہوئی بیلفاسٹ سے ایک فوج اس غرض سے روانہ ہوئی ہے کہ اس مقام کو دشمن کے ہاتھ سے چہین کر پہر اسپر قبضہ کرین ۔ (مزید بر آنکہ)

اسٹینڈرٹن کے قریب ۵۰۰ ڈچون نے ایک سو پچاس برٹش سپاہیون پر حملہ کیا ۔ ۲ برٹش سپاہی کام آئے ۔ (رائٹر صدی ایک)

لارڈ کچنر پریٹوریا سے تار دیتے ہین کہ ڈچون نے ہماری چوکی واقع ہولشیا پر دو بجے دفعۃً آکر حملہ کیا ۔ اور ایک توپ پر قبضہ کیا ۔ ہمارے پہرہ والون نے دشمن سے وہ توپ چہین لی مگر انہون نے پہر حملہ کر کے اسپر قبضہ کر لیا ۔ ہماری بارود اون کے ہاتھ نہ لگی ۔ چار افسر مجروح ہوئے اور گیارہ سپاہی مقتول اور ۲۲ مجروح ہوئے ۔

جنرل کالویل کو رپورٹ وصول ہوا کہ کرنل سپرگ کو بذریعہ تار ہدایت ہوئی ہے کہ وہ مسٹر جنرل کالویل کی فوج سے مل جائے ۔ اس تار کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈچون نے جعلی تار بہیجا تہا ۔ کیونکہ اوس تاریخ کو جنرل کالویل کی طرف سے اس مضمون کا کوئی تار نہ بہیجا گیا تہا ۔

جنرل ناکس ابتک جنرل ڈی ویٹ کا تعاقب کر رہے ہین ۔ اور اوسکے ۲۰۰۰ گہوڑے اور سامان رسد کی پانچ گاڑیون پر قبضہ کیا ۔ جنرل فرینچ نے بہی بہت سے سامان رسد پر قبضہ کیا ۔ مگر ڈچون نے بہی ہوتو کے قریب بچاس بڑی برٹش سامان رسد پر قبضہ کیا ۔

قریب سو ڈچون نے رونہ میڈ کے قریب ایک برٹش ٹرین کو روک کر اسے جلا دیا ۔ اور نو آبادی کے ۲۰ سپاہیون کو گرفتار کیا ۔ مگر بعد مین انہین رہا کر دیا انمین سے ۴ سپاہی مجروح تہے ۔

ہز رائل ہائینس ڈیوک آف یارک کو ریر اڈمیرل کے عہدہ پر ترقی دیگئی ۔ سارجنٹ میجر سیلیٹ کو چین مین شجاعت دکہانے کے صلہ مین وکٹوریہ کراس عطا ہوا ۔ اور شاہ ایران کے طبیب ڈاکٹر ابڈاک عہدہ نائٹ سے سرفراز ہوا ۔

لارڈ رابرٹس خطاب ارل سے سرفراز کئے گئے اور نیز گارٹر بہی انہین عطا کیا گیا ۔

لارڈ کچنر تار دیتے ہین کہ بدہ کے روز جنرل بلجر نے ڈیویٹ کو شمال کیطرف بڑھنے سے روکدیا ۔ ڈیویٹ لنڈلی کی طرف کوچ کیا ۔ کرونستاڈ سے بڑھتے وقت جنرل سروبے ڈچون سے مقابلہ کیا مگر خفیف نقصان اوٹہا کر جنرل مذکور آگے بڑہ گئے ۔ مسٹر وٹن کے جنوب مین ڈچون نے ریلوے لائن کو برباد کیا ۔ جنرل ولیمز نے برگ کے مغربی جنوب مین ڈچون سے مقابلہ کیا ۔ برٹش فوج نے مقام گراف ریٹ پر قبضہ کیا ۔

کیپ کالونی مین تمام کیپ ٹوٹ رہے ہین اور اب فریزر برگ سے بیوفورٹ کیطرف بڑھ رہے ہین ۔ اخبار ڈیلی میل کیپ ٹاؤن کے ایک تار سے منظور ہے کہ اور دو ڈچ فوجون نے دریائے آرینج کو عبور کیا اور اب جدید حملہ آورون کی تعداد پانچ ہزار ہوگئی ہے ۔

کیپ ٹاؤن کے حکام تمام آیندہ مصیبتون کا ہمت و شجاعت سے جواب دینے کی تیاریان کر رہے ہین ۔ لوکل فوج یعنی ٹرانسپورٹ بہیجے جا رہے ہین جو یہ فوج محافظین مین سرعت کے ساتھ لوگ بہرتی کئے جا رہے ہین ۔ اور تمام ورد علاوہ اس فوج مین بہرتی شامل ہو رہی ہے ۔ شہر کی حفاظت کے لئے ایک رجمنٹ تیار ہو رہی ہے ۔ اور مارشل لا بہی بڑہایا گیا ۔

لارڈ رابرٹس کل سے جنگی آفس مین اپنی ڈیوٹی شروع کرینگے ۔

مغربی گرایکوالینڈ کی خبرون سے واضح ہوتا ہے کہ تمام زمین کی فوج جماعتون سے بہری ہوئی ہے اور یہ جنوب مین پریسکا کی طرف بڑھ رہے ہین ۔ انکی غرض یہ ہے کہ کیپ کالونی کے وسط مین قیام کرین ۔ تاکہ وہان کی فوج رعایا ہی انکی مدد کرے جو قلت آلات جنگ کے باعث سر نہین اوٹہا سکتی ۔

بنگال کے سابق سول سروس مسٹر ہنری بیڈن پاویل نے انتقال کیا ۔

مسٹر کروگر سخت گلے کے عارضہ سے صاحب فراش ہو گئے ہین ۔

ڈہاکہ کے سنگین مقدمہ جبر زنا مین شیخ عبد اللہ
پر چونکہ وہ اس جرم ثابت ہوا سزا سخت ملی۔
نیشنل کانگریس سے متعلق مستقل مکان
الہ آباد مین یا کلکتہ مین قائم کرنے کی تجویز ہے۔
۴۳ وین پلٹن سکہ جس کے بہرتی کرنیکا حکم
دیا گیا ہے یہ فوج سیالکوٹ مین تیار کیجائیگی۔
پٹیالہ کی امپیریل سروس فوج کی دوم پلٹن
سیانبر مین ہیگی ۳۲ وین سکہ کی بجائے حاضر ہین۔
امیر کابل کی فوجی تیاری و فیر تازہ چہ میگوئیان
مشہور ہین مختلف خبرین۔ دال مین کچہ کالا ضرور ہے
ڈہاکہ کے مقدمہ اغوا و زنا بالجبر مین عباس
کو ۱۸ ماہ قید محنت کی سزا دیگئی۔
لارڈ امپٹہل صاحب نے گورنری مدراس
کا چارج لیا سر آرتہر ہیولاک روانہ ولایت ہو گئے۔
لاہور میڈیکل کالج مین داخلہ کا معیار بجائے
ایف اے کے بڑہا کر بی اے تک کرنا چاہتے ہین۔
نوشہرہ درگائی ریلوے کے آخری مقام
درگائی پر ایک چہوٹا قلعہ تعمیر کیا جائیگا منظوری ہو چکی
بنگال ناگپور ریلوے کی شاخ رائپور سے
دہمتری تک تیار ہو گئی۔ جنوری مین تیار ہو چکیگی۔
الہ آباد میور کالج کے متعلق ہندوؤن کے
بورڈنگ ہوس کے لئے چندہ کر رہے ہین۔
۳ لاکہ روپیہ درکار ہے۔ مہاراجہ صاحب بنارس
نے دس ہزار دیا۔ مہاراجہ صاحب جدپیا نے
پانچہزار راجہ صاحب کانت نے دس ہزار ۔۔۔
اور ایک ایک ہزار دینے والے صاحب ہین۔
لارڈ کرامر نے خرطوم مین ملک سوڈان
کی آیندہ ترقی پر ایک ہونہار تقریر کی۔ کہا کہ
سوڈان کے آسودہ بنانے مین دیر لگیگی لیکن

دیر آید درست آید۔ ریلوے بتدریج جاری ہوگا
ضلع وکٹوریا غرب کی کل آبادی بوئرون
کے ساتہ ملنے کو تیار ہے۔ رستے محفوظ نہین
سمجہے گئے۔
بقول ڈاک ولایت سر الفریڈ ملنر نے کمانڈر
بوتہا سے گفتگوئے مصالحت کرنی چاہی لیکن
ناکامی ہوئی کمانڈر بوتہا نے سر الفریڈ کے قاصد
کو منہ نہین لگایا۔ اور حقارت جتلائی۔
کیپ کالونی کے ڈچ لوگ بوئرون کی جدوجہد
پر خوش ہین اور انکی امداد پر تلے ہوے ہین۔
امیر کابل کے چچا غلام حیدر ۹۰ سالہ دمشق
مین سے جہان فانی سے چلدئے۔ انا للہ الخ
بہاگلپور مین راجہ شیو چندر بنرجی صاحب
کے طفیل ایک ٹیکنکل سکول جاری کیا گیا ہے۔
بنارس کے اخبار کا لیبل کا اپیل اول
ہفتہ جنوری مین ہائیکورٹ مین پیش ہوگا۔
۸ ہزار کی ضمانت پر ہے۔
رنگپور مین سررشتہ دار کا مقدمہ طے پایا۔
وہ نو ملزم اعزاز سے بری ہوکے ملازمت پر بحال ہوگئے
برما مین قحط ہند کا چندہ دو لاکہ ۸۰ ہزار ہوا
۲ لاکہ ۵۰ ہزار بہیجے باقی بنک مین جمع ہے۔
سیلون کی خبر کہ بوئر قیدی حیرت بخش جرأت
سے فرار ہونیکی کوشش کر رہے ہین۔ چند کا پتہ نہین
فوج حیدر آباد کنٹنجنٹ کی اول لانسر کے لفٹننٹ
نیگن صاحب شکار کرتے ہوئے غرق ہو گئے۔
نواب صاحب رامپور نے انجمن اسلامیہ ہائیسکول
پشاور کو ۱۰۰۰ روپیہ عطا فرمایا اس پر پولٹیکل خوشیان
گورنمنٹ عالیہ کیطرف منعطف ہین۔ اور بقول
پایونیر یہ نہایت ہی ہونہار دوستی کا قابل تعریف

ڈاکخانہ لاہور مین ایک ہندی کلارک مقرر
ہوئی یہ پہلی مرتبہ ہے۔ تجربہ ہو رہا ہے۔
کلکتہ مین ایک بلیڈر مسٹر سنڈیل پر ۱۳ روپیہ
رہو کر سے اینٹھنے کا سنگین الزام عاید ہے۔
ہند مین خیراتی کا سو نمبر سوا دو لاکہ آدمی باقی
سب جنمین مفت خوراک دیجاتی ہے ۴۴۵۰۰۰ ہین۔
کوہاٹ لگدہ کو بات سیکی نمبر ۲ پلٹن بلیدان
فوج سیفر مینا کی ۴ کمپنیان لگائی گئین۔
کشمیر کی خبر ہے کہ لداخ کی ڈاک کے ۳ ہرکارے
طوفان برفباری مین بہ گئے۔ شدت سے برفباری ہے
آسام مین ایک شخص نے اپنی جورو کو قتل کیا
اور گرم گرم خون پی گیا۔ آخر پہانسی کی سزا پائی۔
راولپنڈی مین ایک گرجا بنانیکی کوشش ہے
بنگالہ مین چندہ کہولا گیا ہے کہ پروفیسر
میکسمولر کی یادگار قایم ہو۔
لارڈ امپٹہل جدید گورنر مدراس کو خطاب
جی سی ایس آئی ملا۔
بمبئی کی جنگی کمانڈ کا صدر مقام ۲ جنوری

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۲۹ دسمبر	۴۴	۲۳	۱۳۴
۳۰ "	۲۸	۲۹	۱۴۰
۳۱ "	۶۳	۲۸	۲۲۹
یکم جنوری	۳۲	۲۲	۱۴۴
۲ "	۹	۲۰	۱۳۷
۳ "	۳۲	۲۷	۱۳۱
۴ "	۵۵	۲۵	۱۶۲

مطبع حمیدی واقع بمبئی بہنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چہپکر شائع ہوا